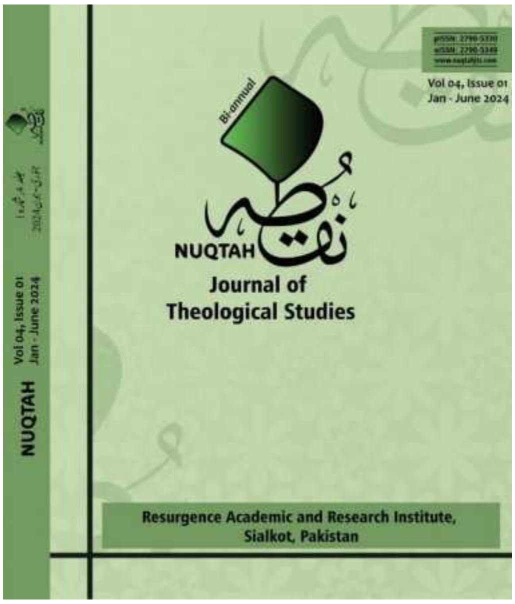

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

میٹاورس ٹیکنالوجی کے انسانی معاشرت پر اثرات: فکر اسلامی کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

Impacts of Metaverse Technology on Human Society: An Analytical Study in the Light of Islamic Thought

Muhammad Farooq Haider Yasin
PhD scholar Department of Islamic Studies,
Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: fhaider867@gmail.com

Dr. Altaf Hussain Langrial
Director, Department of Islamic Studies,
Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: altaflangrial@gmail.com

Published online: 30 June 2025

View this issue

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

میٹاورس ٹیکنالوجی کے انسانی معاشرت پر اثرات: فکر اسلامی کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

Impacts of Metaverse Technology on Human Society: An Analytical Study in the Light of Islamic Thought

ABSTRACT

Metaverse technology is a revolutionary development of the recent decade that is reshaping human social, psychological, economic, and religious life. It creates a virtual world where individuals perform their identities, interactions, and activities outside the boundaries of the physical world. This virtual realm, though separate from the material world, provides experiences that closely resemble reality. The convergence of real and virtual dimensions significantly influences human psychology, society, economy, and many behavioral trends. Prominent challenges posed to human values in the metaverse include virtual identity, time wastage, isolation, escapism, and privacy concerns. Moreover, it has the potential to transform human life into an entirely new form in the future.

The objective of this study is to analyze the social impacts of the metaverse through the lens of Islamic thought. Islam advocates a balanced social system that places great emphasis on relationships, boundaries, and moral values. This research also explores whether the metaverse can be harmonized with Islamic teachings. The study employs an analytical methodology grounded in Islamic Shariah, Islamic social principles, and contemporary sociological sciences to investigate the possible impacts of the metaverse on human society and to propose suitable solutions.

Keywords: Metaverse, Islam, society, technology, analysis, virtual world, privacy

موضوع کا تعارف

معاشرہ، سماج اور سوسائٹی انسانوں کے باہمی اشتراک کا نام ہے۔ یہ اشتراک انسان کے علاوہ دیگر انواع میں بھی موجود ہے لیکن وہاں یہ رابطہ اور تعلق زیادہ تر غیر مفہوم ہوتا ہے اور بغیر کسی اصول یا قانون کے موجود ہوتا ہے۔ انسان البتہ اس لیے منفرد ہے کہ اس کا اشتراک، کچھ اصولوں اور قوانین کے تابع ہوتا ہے۔ یہ اصول اور قوانین اپنی ابتدائی شکل میں بھی موجود ہو سکتے ہیں اور اپنی آخری شکل میں بھی ان کا وجود بہر حال رہتا ہے۔ زمانے کے تغیرات ان اصولوں پر اثرانداز ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ اصول اپنی اساس میں بالکل غیر متبدل ہوتے ہیں اور کسی مذہب یا ثقافت کی تفریق کے بغیر خالص انسانی ہوتے ہیں۔ اگر کسی جگہ کوئی معاصر عنصر انہیں چیلنج کرتا ہے تو اسے درست اور بہتر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ میٹاورس ٹیکنالوجی بھی انسانی معاشرے کے لیے ایک نیا چیلنج ہے جس کی وجہ سے انسانی معاشرے کے اصول اور قوانین متزلزل ہو سکتے ہیں، یہ ٹیکنالوجی مالیاتی اعتبار سے بھی اثر پذیر ہے۔

انسانی تعاملات، انسانی زندگی کے ارتقائی سفر میں ہمیشہ ایک اساس کے طور پر موجود رہے ہیں۔ انہی تعاملات کے نتیجے میں انسان نے درست اور غلط جیسے مفاہیم کو اخذ و وضع کیا۔ مذہب بھی چونکہ اسی سماج کا ایک عضو ہے، اس لیے عام طور سے مذہبی قوانین و تعبیرات بھی انہی تعاملات پر جواز و عدم جواز کو برتتے ہیں۔ یہ تعاملات انسانی تاریخ میں زیادہ تر حسی رہے ہیں، لیکن انیسویں صدی کے آغاز میں سائنس و ٹیکنالوجی کے انقلاب نے انسانی زندگی کے ڈھب کو یکسر بدل دیا۔ سماج، معاشرت اور تجارت و سیادت کے طور طریقے بڑی تیزی سے یکسر بدل گئے، لہذا ان کے نتیجے میں جہاں رسمی قوانین میں تغیر پیدا ہوا، وہیں مذہبی متون میں مزید غور و فکر اور فقہی تشریحات میں حالات و زمانہ سے ہم آہنگی ناگزیر ہو گئی۔ سائنس و ٹیکنالوجی میں جدت کا یہ سفر اتنا سبک رفتار تھا کہ برس ہا برس کی انسانی محنت کا نچوڑ آٹھ دس برس میں ہی نئی ٹیکنالوجی کے بالمقابل فرسودہ اور بے وقعت نظر آنے لگا۔ یہ جدت اور سائنسی انقلاب اب میٹاورس کی وسیع تر اور جدید چیلنجز و تقاضوں سے بھرپور دنیا میں داخل ہو گیا ہے، جہاں افعال حسیہ اپنی ہیئت اور شناخت کو کھو چکے ہیں اور حقیقی اور حرکت پذیر محسوس جہان کی جگہ اب ایک نیا جہان انسان کی نمائندگی کے لیے موجود ہے۔ جہاں آپ ایک تھری ڈی عینک پہن کر اپنے کمرے یا آفس میں کمپیوٹر سکرین کے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں اور اس تھری ڈی عینک کی وساطت سے ایک دوسرے جہان سے مربوط ہو جاتے ہیں، جہاں آپ اپنے ڈیجیٹل اوتار کے ذریعے میٹنگز میں شریک ہو سکتے ہیں، زمینوں کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں، کسی کلب میں جاری کھیل کو دیگر تماشائیوں کی مانند دیکھ سکتے ہیں، اس میں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان تمام تعاملات کے وقت اگرچہ جسمانی طور پر آپ اپنے کمرے میں ہی موجود ہوتے ہیں، لیکن آپ حقیقی احساس کے ساتھ ان میٹنگز، تجارتی لین دین، اور کھیل کے حظ اٹھانے میں شریک ہوتے ہیں۔ اسلامی سماجیات کے ماہر کے لیے بہر حال یہاں ایک سوال موجود ہے ایک حقیقی اور مجازی دنیا کا فرق انسانی رویے کے لیے کون سی تبدیلیاں مرتب کر سکتا ہے؟

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

اس موضوع پر اردو زبان میں، بالخصوص اسلامیات کے شعبہ میں تحقیقی کام نہ ہونے کے برابر ہے، البتہ چند لوگوں نے اس پر ابتدائی نوعیت کا کام کیا ہے۔

جیسا کہ میٹاورس کے تعارف اور تکنیکی تجزیے پر خالص سائنسی اعتبار سے ذیشان الحسن عثمانی اور ثناء رشید نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے "میٹاورس ایک تعارف"، اس کتاب کی ابتداء میں میٹاورس کی دنیا کا تعارف کروایا گیا ہے اور میٹاورس کے پھیلاؤ اور اس کی معیشت کے حجم کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ 2030ء تک 1300 ارب ڈالر کی حدوں کو چھو رہی ہو گی۔ اس کتاب میں میٹاورس اور فیس بک کے باہمی تعلق کی نوعیت، میٹاورس میں کام کرنے کے مروجہ تکنیکی طریقہ ہائے کار مثلاً میٹاورس کمیونیکیشن، میٹاورس ایکسپلور، میٹاورس گیمز، فن اور موسیقی، ڈیجیٹل اوتارز، میٹاورس میں تعمیرات اور مبادلہ و بزنس سمیت دیگر تعاملات پر اختصار کے ساتھ بات کی گئی ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں میٹاورس میں استعمال ہونے والی مصنوعی ذہانت کا ذکر بھی موجود ہے۔ میٹاورس میں مختلف کمپنیوں کی سرمایہ کاری کی بابت علیحدہ باب قائم کیا گیا ہے۔ اسی طرح میٹاورس کی دنیا میں ڈیجیٹل اثاثوں کی نمائندگی کرنے والے این ایف ٹیز (Non-fungible tokens/ NFTs) پر بھی بحث موجود ہے، کتاب کے آخر میں ورچوئل رئیلٹی تک رسائی کے طرق (Tools) پر تحقیقی بحث موجود ہے کہ کس طرح حقیقی دنیا سے میٹاورس کی دنیا میں ضم ہوا جاتا ہے۔

اخلاقیات پر ایک کتاب کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر جان ڈلوی اور یونیورسٹی آف شکاگو کے پروفیسر جیمس ایچ ٹفٹس نے لکھی ہے جس کا ترجمہ مولوی عبد الباری صاحب ندوی نے کیا ہے، یہ کتاب 1932ء میں حیدر آباد دکن سے جامعہ عثمانیہ سرکار عالی پریس سے شائع ہوئی ہے۔

اسلامی معاشیات کے نام سے پروفیسر عبد الحمید ڈار، پروفیسر محمد عظمت اور پروفیسر میاں محمد اکرم نے ایک کتاب لکھی ہے جس کے ذیلی عنوانات میں اسلامی معاشیات کا فلسفہ، معاشی اخلاقیات اور تقسیم دولت جیسی مباحث موجود ہیں۔

اسی عنوان سے متعلقہ ایک کتاب برٹرنڈ رسل نے تصنیف کی ہے، جس کا اردو ترجمہ بشیر احمد چشتی نے "معاشرے پر سائنس کے اثرات" سے کیا ہے، یہ کتاب مجلس ترقی ادب لاہور نے شائع کی ہے، کتاب میں سائنسی انقلاب کے انسانی سماج پر مرتب ہونے والے مثبت و منفی اثرات کو فلسفیانہ انداز میں موضوع بحث بنایا گیا ہے

اس موضوع پر چند دیگر کتب درج ذیل ہیں۔

(1) The Metaverse and how it will revolutionize everything, Matthew Ball, Liveright publishing corporation, 2022

(2) Metaverse Made easy, Dr Liew Voon King

(3)Your life in the Metaverse, Gideon Burrows

(4) Metaverse for beginners, Brandon Folwer, Reshape book's, 2023

(5) Metaverse investing, Clifford Jeff

میٹاورس کا تعارف

میٹاورس دو الفاظ سے نکلا ہے میٹا اور ورس، میٹا جس کا مطلب ہوتا ہے آگے یا دوسری جانب، جب کہ ورس کائنات کے اظہار کا نام ہے۔ سادہ الفاظ میں میٹاورس کا ترجمہ یہ ہوا کہ وہ کائنات جو مادی دنیا سے ماوراء ہے یا الگ ہے، مادی دنیا اپنی طبیعت اور اساس میں مادے یا احساس کی محتاج ہے۔ جبکہ ٹیکنالوجی میں میٹاورس کی اصطلاح عام طور سے ان معنوں میں استعمال ہوتی ہے جو کمپیوٹر کی وساطت سے وجود میں آتی ہے اور جس کا

احساس کرنا یا جس کو چھونا یا جس کی تشکیل میں مادے کا ہونا غیر ضروری ہے۔ میٹاورس انسانوں کے تعاملات (interaction) کو ایک بلند ترین سطح پر لے جاتی ہے جہاں لوگ ایک مجازی دنیا میں موجود ہوتے ہیں، لیکن ایک ایسی مجازی دنیا جو مادی دنیا سے تو الگ ہوتی ہے، لیکن اس کا احساس مادی دنیا ہی کی طرح ہوتا ہے۔ احساس کے اس اعلی ترین منہج تک پہنچنے کے لیے میٹاورس ڈیجیٹل رئیلٹی کے ایک سے زیادہ پہلوؤں کو اکٹھا کر دیتا ہے جن میں سوشل میڈیا، اے آر، وی آر، آن لائن گیمنگ اور کرپٹو کرنسی وغیرہ شامل ہیں تا کہ ورچوئل تعامل زیادہ سے زیادہ بہتر اور آسان ہو[1]۔

میٹاورس ایک مجازی دنیا

بظاہر یہ ایک فکشن لگتا ہے کہ ہم کسی ایسی دنیا میں موجود ہوں گے جہاں تمام کی تمام چیزیں خیالی یعنی ورچوئل ہوں گی یہ ورچوئلٹی قدیم زمانے میں بھی موجود رہی ہے اور اب بھی موجود ہے لیکن میٹاورس اس ورچوئل یعنی مجازی دنیا کو حقیقی دنیا سے اس طور پہ جوڑنا چاہتا ہے جہاں حقیقت اور مجاز یعنی مادہ اور تخیل آپس میں مربوط ہو سکیں، میٹاورس صارفین کو ایک ڈیجیٹل شناخت یا ڈیجیٹل چہرہ جسے اوتار کہتے ہیں، کا استعمال کرتے ہوئے سہ جہتی ماحول میں نہ صرف یہ کہ ایک دوسرے کے ساتھ بلکہ سافٹ ویئر ایپلیکیشنز کے ساتھ تعامل کرنے کی اجازت دیتا ہے ۔

اب اس بات کو ایک مثال سے سمجھتے ہیں مثلاً تصور کیجئے کہ آپ حقیقت سے ہٹ کر ایک خیالی اور مجازی دنیا میں ہر اعتبار سے مکمل اپنا ایک ورژن تیار کر سکتے ہیں، جہاں آپ اپنی ہر خواہش کے اعتبار سے ہر پہلو کو اختیار کر سکتے ہیں، یہ کسی لباس کے پہننے کا انداز ہو سکتا ہے، کسی شخص سے گفتگو ہو سکتی ہے، کوئی چیز جسے آپ پسند کرتے ہیں اور آپ اس کے مالک بننا چاہتے ہیں، یقیناً اس کی ملکیت آپ کے پاس آ سکتی ہے، یہ اگرچہ سائنس فکشن فلموں میں دکھایا گیا ہے لیکن جلد ہی یہ حقیقت بننے جا رہا ہے، میٹاورس کی دنیا میں لوگ باہم مربوط ہو کر مجازی دنیا کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کرتے ہیں، جہاں لوگ کام کر سکتے ہیں، اسی طرح وہاں مجازی دنیا میں معاشرہ یا سوسائٹی کا تصور ابھرتا ہے، وہاں لین دین کر سکتے ہیں، کوئی کھیل جو آپ کو پسند ہو، کھیل سکتے ہیں، چیزوں کو تخلیق بھی کر سکتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایسی دنیا عنقریب تشکیل پا جائے گی کہ جہاں آپ یا آپ کا اوتار جب چاہے، ان تمام تر معاملات کو سر انجام دے سکتا ہے جنہیں آپ کرنا چاہتے ہوں، میٹاورس کی دنیا میں لوگ اوتار اور ہولوگرام کے ذریعے اپنے آپ کو مجازی دنیا کے ساتھ جوڑتے ہیں ۔

یہ سوال یہاں موجود ہے کہ حقیقی دنیا میں جس طرح کا احساس ہم رکھتے ہیں، کیا مجازی دنیا کے اندر وہی احساس موجود ہے یا نہیں؟ مجازی دنیا میں مادی دنیا کا سا احساس پیدا کرنے کے لیے میٹاورس ٹیکنالوجی متعدد جدید ٹیکنالوجیز کا استعمال کرتا ہے، میٹاورس کی دنیا اگرچہ ایک مجازی دنیا ہو گی لیکن وہ حقیقی دنیا کے ساتھ اس قدر مربوط ہو گی کہ ان دونوں دنیاؤں میں فرق کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا، فیس بک کے سی ای او مارک زکربرگ، میٹاورس ٹیکنالوجی کو ایک ایسی ٹیکنالوجی کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ جہاں کا تجربہ یا جہاں کی تخلیق حقیقی دنیا میں یا مادی دنیا میں ناممکن ہے ۔

مارک زکربرگ کے بقول میٹاورس ٹیکنالوجی صارفین کو ایک ایسا ماحول مہیا کرے گی جہاں وہ اگرچہ مادی اعتبار سے دنیا کے مختلف مقامات پر موجود ہوں گے لیکن مجازی دنیا میں وہ سب اکٹھے ہوں گے، وہاں کام کریں گے، سیکھیں گے، ایک دوسرے کو سکھائیں گے، اسی طرح خریداری اور کھیلنے کے نئے نئے طریقے وہاں پہ شامل ہوں گے، مثال کے طور پر والدین کا وہ بچہ جو گھر سے پانچ ہزار کلومیٹر دور پڑھ رہا ہے، والدین اس کے ساتھ میٹاورس کی دنیا میں اس طرح موجود ہوں گے جیسے وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک کمرے میں موجود ہیں، ایک دوسرے کے لمس کا

اور موجودگی کا احساس میٹاورس کی دنیا میں انہیں حاصل ہوگا، بڑی ٹیک فرموں کی جانب سے او کیولیس وی آر، ہیڈ سیٹ کی ایجاد، اے آر گلاسز اور کلائی پر باندھی جانے والی گھڑی جیسی پٹی سے متعلق ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری اسی سمت میں آگے بڑھنے کا ایک ثبوت ہے[2]۔

میٹاورس بحیثیت جدید لائف سٹائل

میٹاورس زندگی گزارنے کا طریقہ بالکل تبدیل کر سکتا ہے، اس میں سیاحت کا نیا انداز، ہزاروں کلومیٹر دور ہونے والے کسی پروگرام میں شرکت کا معنی، کسی میوزیم میں موجودگی، تعلیم و تعلم کے نئے طریقے، مطالعہ کی نئی جہتیں، دوستوں کے ساتھ ملاقات اور ان کے ساتھ گپ شپ لگانے کے انوکھے انداز شامل ہیں، یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ میٹاروس ایک ایسی پروڈکٹ نہیں ہے جس کو آپ یہ سمجھ لیں کہ اس کو فلاں کمپنی نے تیار کیا ہے اور یہ اسی کی ملکیت ہے، بلکہ میٹاورس اس انٹرنیٹ کی ارتقائی شکل ہے جس کو ہم موجودہ دور میں استعمال کر رہے ہیں، میٹاورس کی دنیا میں ہو سکتا ہے کہ ہمارے موجودہ ڈیجیٹل آلات یا ڈیوائسز و ایپلی کیشنز موجود نہ رہیں لیکن میٹاورس موجود رہے گا، اس طرح میٹاورس کی تیاری میں اگرچہ بیسیوں سال لگیں گے لیکن یہ تشکیل پا چکا ہے اور کسی دن یہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ مارکیٹ میں موجود ہوگا[3]۔

میٹاورس کا انسانی جغرافیے پر اثر

انسانی تاریخ میں ترقی و طاقت کا ایک بنیادی محرک ہمارا جغرافیہ ہے جو کہ یہ طے کرتا ہے کہ کون سا ملک دنیا میں کہاں موجود ہے، اس کی جغرافیائی حیثیت اس کے مذہب، تہذیب و ثقافت، تجارت، دفاع اور دوسرے ممالک سے اس کے تعلقات کی نوعیت کو تشکیل دیتی ہے، مثلاً ایک ملک کی ثقافت کا اس کے پڑوسی ملک کی بودوباش اور ثقافت پہ گہرا اثر پڑتا ہے، لوگ ایک دوسرے سے جڑتے ہیں اور ایک دوسرے کا اثر قبول کرتے ہیں، یہ اثرات مذہب تک پھیلتے چلے جاتے ہیں، جغرافیہ ہی تجارتی میدان میں آمدورفت اور تجارتی اشیاء کی ترسیل میں سہولت پیدا کرتا ہے اور ملک کو محاصل حاصل ہوتے ہیں، کسی بھی ملک کی معیشت کا اس کی جغرافیائی حدود سے اندازہ ہوتا ہے، جغرافیہ کسی ملک کی طاقت کو طے کرنے میں بھی بہت حد تک دخیل ہے، مثال کے طور پر یمن کے ملک میں موجود ایک گروہ نے یمن کے قریب آبی گزرگاہوں سے گزرنے والے تجارتی جہازوں پر جب حال ہی میں حملے شروع کیے تو اس سے یکدم عالمی تجارت متاثر ہوگئی اور تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک چھوٹا سا اور قدرے کمزور ملک بھی اپنی جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے کسی عالمی مسئلے کو جنم دے کر اپنی حیثیت کو اجاگر کر سکتا ہے، میٹاورس البتہ ان تمام تر جزئیات کو سمیٹنے کی طاقت رکھتا ہے کیونکہ میٹاورس کسی بھی زمینی جغرافیے کی قید سے ماوراء ہے اور زمینی حدود و قیود اس پر اثرانداز نہیں ہو سکتیں، جغرافیائی حدوں کو توڑنے کا سادہ مطلب زندگی کے پورے سٹرکچر کی تبدیلی ہے، طاقت کے توازن اور معیارات کا بدلنا ہے اور زندگی کے لیے ایک نیا راستہ، نیا رخ اور نئے سماج کی بنیاد رکھنا ہے، گویا میٹاورس میں لوگ جب دوسروں کے ساتھ مربوط ہوں گے تو اس سے ان کی تہذیبی و ثقافتی قدریں بھی بدل جائیں گی، ان کے سوچنے سمجھنے اور ردعمل دینے کا انداز بھی مختلف ہوگا، اس کا براہ راست اثر ان کے مذہب، نظریات اور عقائد پر ہوگا کیونکہ مذہب کا ثقافت اور جغرافیہ سے گہرا تعلق ہوتا ہے یہ اگرچہ غیر محسوس اور ایک لمبے عرصے کا متقاضی ہے لیکن معاشروں میں تبدیلی کا عمل ہمیشہ سست روی مگر تسلسل کے ساتھ چلتا رہتا ہے، ایک مجازی دنیا میں جب جغرافیہ کی قید نہیں ہوگی تو تجارت و معیشت کے طریقوں میں انفرادیت اور جدت پیدا ہوگی، معیشت کے اصول و قوانین اور معیارات کو نئے سرے سے مرتب کرنا پڑے گا، گویا میٹاورس ایک دنیا ایسی دنیا کو تشکیل دے رہا ہے جس میں زندگی کی مکمل حیثیت تبدیل ہو جائے گی ۔

میٹاورس لوگوں کے باہمی تعلقات پہ اثر انداز ہو سکتا ہے، ایک مجازی اور ایک حقیقی دنیا ہمیشہ ہر اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے، حقیقی دنیا میں ہمارا سیکھنے کا انداز اور طریقہ الگ ہے، ہم ایک دوسرے کو نہ صرف یہ کہ محسوس کر سکتے ہیں بلکہ یہ احساس بہت مضبوط مؤثر اور جذباتی ہوتا ہے، مثلاً ایک باپ اور بیٹے کی ملاقات اور لمس، شاگرد کا استاد سے براہ راست سیکھنا، کسی قریبی دوست سے ہماری ملاقات کا انداز اور ہمارے جذبات واحساسات وغیرہ، ایک مجازی دنیا میں یہ تعلقات بہت زیادہ بدلے ہوئے ہو سکتے ہیں، مثلاً ہم ایک ورچوئل دنیا میں دوسرے شخص کی زیادہ توجہ حاصل کرنے کے لیے ایک مصنوعی رویے کا مظاہرہ کر سکتے ہیں یا یہ کہ ہم اسے دھوکہ دے سکتے ہیں جبکہ حقیقتاً ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ اس قدر جذباتی نہ ہوں، یہ تضاد ہماری نفسیات میں خلل کا باعث بن سکتا ہے یا یہ کہ قریبی رشتے میں ہم جس قدر اخلاقی دباؤ میں ہوتے ہیں اور غلطیوں اور غلط کاموں سے مجتنب رہتے ہیں تو ایک مجازی دنیا میں ہم اس اخلاقی دباؤ سے آزاد ہو کر اپنی من مانی کر سکتے ہیں، اس سے ہماری زندگی زیادہ پیچیدہ اور مسائل میں گھر کر سکتی ہے [4]"

میٹاورس اور تصور آزادی

میٹاورس بے لگام آزادی اور بے مہار دنیا سے عبارت ہے، یہاں نجی اور شخصی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک آزادی کا ایک ایسا تصور موجود ہے جو اس جدید ترین دنیا میں ابھی تک ناپید تھا، مثال کے طور پر کسی بھی ملک میں اگرچہ ہر اعتبار سے مکمل آزادی موجود و میسر ہو لیکن کم از کم وہاں لوگ کسی مرکزی اتھارٹی کے تحت ہوتے ہیں اور کچھ منضبط اصول و قوانین ان پر لاگو ہوتے ہیں، کسی بھی انحراف کی صورت میں ان پر گرفت قدرے آسان اور رسا ہوتی ہے، انتہائی حالات میں بھی زیادہ دیر تک لوگ بچ نہیں سکتے، کیونکہ لوگوں کو ٹریس کرنا، انہیں پکڑنا اور انہیں سزا دینا قابل عمل ہوتا ہے، میٹاورس کی دنیا میں البتہ یہ ضوابط مفقود ہیں، وہاں آپ اپنے الگ اور نجی میٹاورسز قائم کر سکتے ہیں اور میٹاورس میں برتے جانے والے تمام افعال کو وہاں پر بروئے کار لایا جا سکتا ہے، گویا آپ اپنی دنیا کے اکیلے مالک ہو سکتے ہیں، ایک ایسی دنیا جو مکمل طور پر آپ کے اپنے اختیار میں ہو اور آپ کی دسترس میں ہو، اگر ایسا ہو جاتا ہے تو یہ مجرمانہ ذہن کے لوگوں کے لیے جنت ہو سکتی ہے، جہاں جرائم کی ایک وسیع مارکیٹ جنم لے سکتی ہے، یہ جرائم مختلف جدید شکلوں اور صورتوں میں بڑھ سکتے ہیں اور اس میں سب سے بڑا خطرہ یہ ہو گا کہ یہ کسی بھی اتھارٹی، ریاست یا حکومت کے اختیار سے باہر ہو گا، سزا جزاء کا عمل قدرے پیچیدہ اور بہت تک کمزور ہو سکتا ہے، اگر تاریخی اعتبار سے اس کا تجزیہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہم انسانوں نے ایک باقاعدہ معاشرتی سٹرکچر تک پہنچنے میں صدیوں تک کا سفر کیا ہے اور انسانی مزاج اب جا کر کہیں سے باقاعدہ اسے قبول کرنے کے قابل ہوا ہے، ایسے حالات میں اگر ایک بے قاعدہ مجازی جہان جنم لیتا ہے تو ہمارا سماجی ڈھانچہ خطرے میں پڑ سکتا ہے اور اس کی ارتقائی رفتار رک سکتی ہے، میٹاورس کی دنیا اگرچہ اصول وضوابط سے خالی ہے لیکن اس پر ٹیک کمپنیاں اور ادارے سنجیدگی سے سوچ رہے ہیں[5]

میٹاورس میں انسانی رازداری کے خدشات

رازداری کا حق یا کسی فرد کی رازداری کو تمام بنیادی حقوق اور آزادیوں میں سب سے اہم اور سب سے بنیادی سمجھا جاتا ہے، یہ تمام قانونی نظاموں، تہذیبوں، ثقافتوں اور مذاہب کی فکر ہے، جدید مغربی اور قانونی تناظر میں پرائیویسی کا حق، حق زندگی کے تصور سے نکلا ہے جسے

وہ بنیادی حق سمجھا جاتا ہے جس سے باقی تمام حقوق حاصل ہوتے ہیں، دوسری طرف اسلام اسے ایک آزاد اور علیحدہ انسانی حق سمجھتا ہے، اسلام میں 'پرائیویسی کے حق' کو بنیادی اور مقدس انسانی حقوق میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

اسلام میں پرائیویسی کا نظریہ

اسلام لوگوں کی پرائیویسی کی حفاظت کو نہ صرف یہ کہ تمام لوگوں کا انفرادی فریضہ سمجھتا ہے بلکہ اسے اسلامی ریاست اور حکومت کی ذمہ داری بھی سمجھتا ہے اور لوگوں کی پرائیویسی میں کسی بھی غیر قانونی مداخلت اور خلاف ورزی کو (خواہ دوسرے لوگوں کی طرف سے ہو یا حکومتی حکام کی طرف سے) گناہ اور غیر قانونی گردانتا ہے، اسلام ہر ایک کو اس حرم کی پاسداری کرنے کی دعوت دیتا ہے اور اس کی خلاف ورزی کو فسق و فجور سے تعبیر کر کے اس سے اجتناب برتنے کی تاکید کرتا ہے اور دوسروں کی رازداری کو پامال کرنے والوں کے لیے آسمانی سزاؤں کے علاوہ دنیاوی سزائیں بھی تجویز کرتا ہے۔

اسلام رازداری سے متعلق پابندیوں کا اظہار کرتے ہوئے ان اعمال کی تعریف کرتا ہے جو اس کی خلاف ورزی کا باعث بنتے ہیں اور لوگوں کو ان اعمال کے قریب جانے سے منع کرتے ہوئے ایسے اعمال کے مرتکبین کے لیے سزا تصور کرتا ہے۔

اس طرح کے کچھ اقدامات میں دوسروں کی رازداری اور ان کے رازوں کے بارے میں چھان بین کرنا، لوگوں کے گھروں اور گھروں کی رازداری میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہونا، لوگوں کی گفتگو کو بلا اجازت ریکارڈ کرنا، دوسروں کے بارے میں شک اور بدگمانی، لوگوں کی رازداری اور خط و کتابت میں غیر قانونی نظر ڈالنا، دوسروں کی زندگی کو موضوع بحث بنا کر گپ شپ کرنا، طنز کرنا، لعنت بھیجنا، ان کے بارے میں کہانیاں گھڑنا، غلطیاں تلاش کرنا اور لوگوں کی ساکھ کو مجروح کرنا شامل ہیں ،

رسول اکرم ﷺ نے اپنے پیروکاروں کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ آدمی کو اپنے گھر میں بھی اچانک یا چپکے سے داخل نہیں ہونا چاہئے، وہ کسی نہ کسی طرح گھر کے رہنے والوں کو اطلاع دے یا اشارہ کرے کہ وہ گھر میں داخل ہو رہا ہے، تاکہ جب وہ گھر میں داخل ہو تو اپنی ماں، بہن بیٹی کو ایسی حالت میں نہ دیکھے جس میں وہ دیکھنا پسند نہ کریں اور نہ ہی وہ خود انہیں اس حالت میں دیکھنا پسند کرے گا[6]۔

میٹاورس میں رازداری کے پامال ہونے کی ممکنہ صورتیں

میٹاورس میں ممکنہ طور پر بڑی تعداد میں اور بڑی مقدار میں ذاتی ڈیٹا اکٹھا کر کے اسے شیئر کیا جاسکتا ہے، جس کا مذموم مقاصد کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے یا اس سے صارف کا درج ذیل صورتوں میں استحصال کیا جاسکتا ہے :

- رازداری کے ضوابط کا فقدان۔
- دخل اندازی اور وسیع ڈیٹا اکٹھا کرنا۔
- صارفین کے ڈیٹا کے حقوق اور ملکیت کے مبہم اور غیر واضح اصول ۔
- میٹاورس دنیا میں موجودہ ضوابط کی غلط ترجمانی۔
- صارف کی رازداری کو پامال کرتے ہوئے اس کی دلچسپیوں پر مبنی ڈیٹا کی ایڈورٹائزنگ کمپنیوں کو فروخت ۔
- نابالغوں کی رازداری کے خدشات۔[7]

میٹاورس اور انسانی سلامتی

ورچوئل رئیلٹیز ہمیشہ سے ہی دھوکہ دہی کا شکار رہی ہیں، اس بات کے امکانات موجود ہیں کہ آن لائن فراڈ میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہو جائے گا اور بہت سے میٹاورسز ترتیب دیے جائیں گے۔ سائبر کرمنلز نئی ٹیکنالوجیز جیسا کہ بلاک چین ٹیکنالوجی اور میٹاورس میں کمزوریوں کا استحصال کرتے رہیں گے۔ انہیں شناخت کی چوری یا مصنوعی شناخت بنانے اور "ڈیپ فیکس" کے نئے مواقع مل سکتے ہیں، میٹاورس ڈیزائنرز کو شناخت کے استحصال کے ان نئے طریقوں سے بچنے کے لیے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کچھ عرصے میں ہی میٹاورس کو ممکنہ طور پر ورچوئل باؤنسرز اور ورچوئل پولیس کی ضرورت ہوگی[8]۔

میٹاورس ٹیکنالوجی کے انسانی شخصیت پر اثرات

حد سے زیادہ خود انحصاری اور دو جہتی اثرات

اس بات کا بہت زیادہ خطرہ ہے کہ لوگ ایک ورچوئل دنیا میں کھو کر اپنی ڈھیر ساری سرگرمیوں کے لیے ایک ورچوئل دنیا پر انحصار کر سکتے ہیں جس سے حقیقی دنیا میں ان کی مہارتیں ضائع ہو سکتی ہیں :

ورچوئل رئیلٹی ماحول میں خود کو ضم کرنے کا تجربہ اگرچہ مثبت طور پر صارفین کی خود اعتمادی اور زندگی کے اطمینان میں اضافے کا باعث بنتا ہے، تاہم جب خود کو وسعت دینے کی وجہ سے شناخت میں تفاوت یا خود اختلافی پیدا ہو تو اس سے بالترتیب خود اعتمادی اور زندگی کی اطمینان کی قدریں کمزور ہو جاتی ہیں، جب لوگ اپنے مجازی اوتارز کو اپنے حقیقی نفسوں سے برتر سمجھتے ہیں، تو اس سے ان کی طبیعت میں تضاد کے جذبات کو فروغ ملتا ہے، مختلف سماجی کرداروں کے درمیان تضادات نفسیاتی پریشانی کا باعث بنتے ہیں، یہ مجازی شناختوں میں بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ لوگ اکثر اپنی مجازی خودی کو اپنی اصل ذات سے برتر سمجھتے ہیں، جو کسی کے بارے میں شکوک پیدا کر سکتا ہے اور ان کی عزت نفس کو کم کر سکتا ہے، حد سے زیادہ خود کو پھیلانا شناختوں کے درمیان بکھرنے کا سبب بن سکتا ہے، جو ایک مربوط ترقی کو روکتا ہے، متعدد شناختوں کے حامل افراد کو بہتر ایڈجسٹمنٹ کے لیے ان شناختوں کے مختلف پہلوؤں کو مربوط اور منظم کرنے کی ضرورت ہے[9]۔

لت پر مبنی رویہ

ہماری کاروباری اور ثقافتی دنیا جس میں بڑے پیمانے پر اشتہارات، ضرورت سے زیادہ کھپت اور خواہشات کی فوری تسکین موجود ہے، لوگوں کے حقیقی دنیا سے بھاگنے کا ایک تیز رفتار پہلو ہے، بے مہار خواہشات ایک بے قابو آگ کی مانند ثابت ہوتی ہیں، جو ہر بار پورا ہونے پر اور زیادہ مضبوط ہوتی جاتی ہیں۔ کچھ خواہشات ایسی مجبوریاں بن جاتی ہیں جن پر قابو پانے میں برسوں لگ سکتے ہیں۔ لفظ علت اکثر ایسی حالت کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، "لت" کی اصطلاح بہت سے سیاق وسباق میں کسی جنون، مجبوری، یا ضرورت سے زیادہ جسمانی انحصار یا نفسیاتی انحصار کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے: منشیات کی لت، شراب نوشی، زبردستی زیادہ کھانے، جوا، اور کسی ڈیجٹل آلے مثلاً کمپیوٹر، موبائل وغیرہ کی لت، دوسرے لفظوں میں لت کی بہت سی شکلیں ہیں، ان میں سے کچھ کا تعلق منشیات یا الکحل جیسے مادوں سے ہے، جبکہ دیگر کا تعلق جوا، زیادہ کھانے، اور تیزی سے انٹرنیٹ سرفنگ جیسے طرز عمل پر فرد کے انتہائی نفسیاتی انحصار سے ہے[10]۔

اسلامی نقطہ نظر کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک زندگی اور اس کے چیلنجوں کے بارے میں متوازن اور معتدل نقطہ نظر اختیار کرنا ہے۔ اسلام اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ انسان کی فطری خواہشات ہیں، اور اسلام خواہشات کو کسی کی زندگی پر قابض ہونے کی اجازت دیے بغیر ان خواہشات کو پورا کرنے کے طریقے بتاتا ہے۔ قرآن کریم کہتاہے:

اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! جب کبھی مسجد میں آؤ تو اپنی خوشنمائی کا سامان (یعنی لباس جسم پر) لے کر آؤ، اور کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی مت کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا[11]۔

اعتدال کی اسلامی حد بندی انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر متعین ہے۔ اسلام دنیا کے قدرتی وسائل اور خود انسانی زندگی کو خدا کی امانت کے طور پر دیکھتا ہے۔ اس کے مطابق، ہر فرد جوابدہ ہے کہ وہ ان وسائل کو کس طرح خرچ کرتا ہے۔

ورچوئل دنیا میں اس بات کا بہر حال امکان موجود ہے کہ وہ ایک ایڈکشن کی طرح ہمیں کھا سکتا ہے، جس میں لوگ حد سے زیادہ اپنے آپ کو ضم کر سکتے ہیں اور اس وجہ سے ان کو رویوں کے اندر ایک ایڈکشن نما تبدیلی آ سکتی ہے، اس سے ہماری دماغی صلاحیتیں محدود ہو سکتی ہیں، اگرچہ میٹاورس ٹیکنالوجی کے بہت سے فوائد ہیں، لیکن بہت سے لوگوں کے لیے یہ لت اور دماغی صحت کے مسائل کو جنم دیتی ہے، میٹاروس پر کام کرنے والے فیس بک کے وسل بلور نے متنبہ کیا ہے کہ میٹاورس واقعی نشہ آور ہوگا، علاوہ ازیں انٹرنیٹ، ویڈیو گیمز اور خاص طور پر سوشل میڈیا دماغی صحت کے مسائل جیسا کہ بے چینی یا ڈپریشن، توجہ کی کمی، کھانے کی خرابی، جسم میں ڈسمورفیا کی خرابی جیسے مسائل پیدا کر سکتاہے[12]۔

ڈیجیٹل نشے کی علامات

- اپنی ڈیجیٹل ڈیوائسز کو مطلوبہ مدت سے زیادہ استعمال کرنا۔
- ڈیجیٹل استعمال میں اعتدال یا پرہیز کرنے سے قاصر ہونا۔
- ڈیجیٹل طور پر فعال نہ ہونے پر ڈیجیٹل استعمال کے بارے میں سوچنے میں ضرورت سے زیادہ وقت گزارنا۔
- جبری طور پر ڈیجیٹل استعمال میں مشغول ہونا یا خواہش کا سامنا کرنا ۔
- ڈیجیٹلی مصروفیت زندگی کے اہم شعبوں جیسے کام، اسکول، حفظان صحت، نیند، خود کی دیکھ بھال یا تعلقات میں بے نظمی یا نظر انداز کرنے میں مؤثر ہونا۔
- زندگی میں مسائل پیدا کرنے کے باوجود ڈیجیٹل استعمال کو برابر جاری رکھنا۔
- سماجی اور تفریحی سرگرمیوں میں دلچسپی کا نقصان جس سے آپ معاشرے کے لیے زیادہ تعمیری شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے ۔
- خطرناک حالات میں ڈیجیٹل آلات کا استعمال جیسے کہ موٹر گاڑی چلاتے وقت، سڑک پار کرتے وقت، کھانا پکاتے وقت، یا کسی اور ممکنہ طور پر خطرناک سرگرمی میں مشغول ہونا۔
- تناؤ، اضطراب، خراب موڈ، چڑچڑاپن، یا دیگر ناپسندیدہ اور غیر صحت مند دماغی صحت کی علامات کا سامنا کرنا

اسی طرح تسکین کا احساس حاصل کرنے کے لیے زیادہ کثرت سے اور طویل عرصے تک ڈیجیٹل استعمال میں مگن رہنا یا اگر آپ خود کو خوشی دلانے یا حقیقت سے بچنے کے لیے ڈیجیٹل استعمال میں مشغول پاتے ہیں۔

اپنے پیاروں، اساتذہ، سپروائزر، ساتھیوں یا دیگر افراد سے ڈیجیٹل استعمالات کے بارے میں جھوٹ بولنا یا حقائق کو چھپانا چھپانا[13]

عدم مساوات

اس بات کا یقینی خطرہ موجود ہے کہ میٹاورس کی ٹیکنالوجی ان لوگوں تک محدود ہو سکتی ہے جو سرمایہ یا اختیارات کے حامل ہیں اس سے دنیا ڈیجیٹل اعتبار سے تقسیم ہو سکتی ہے مثال کے طور پر، جن لوگوں کی ٹیکنالوجی اور وسائل تک زیادہ رسائی ہے وہ میٹاروس میں زیادہ مکمل طور پر حصہ لینے کے قابل ہو سکتے ہیں، جبکہ دوسرے پیچھے رہ سکتے ہیں۔ یہ موجودہ سماجی تقسیم اور عدم مساوات کو بڑھا سکتا ہے[14]۔

جسمانی موجودگی کا فقدان

میٹاورس کی وجہ سے کچھ لوگ جسمانی موجودگی کے احساس اور ٹھوس کنکشن سے محروم ہو سکتے ہیں، سوشل میڈیا کا مقصد ہمیں جوڑنے کے لیے تھا، اور یہ بہت سے طریقوں سے ہے، لیکن یہ دلیل بھی دی جا سکتی ہے کہ اس نے ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ اکیلے اور دور ہونے پر مجبور کیا ہے، سوشل نیٹ ورکس کے ذریعے تعاملات حقیقی دنیا کے تعلقات کی طرح مستند یا اطمینان بخش نہیں ہیں، سوشل میڈیا صارفین اکثر یہ مانتے ہیں کہ وہ سوشل نیٹ ورک کے ذریعے دوستوں یا کنبہ کے ساتھ جڑ رہے ہیں، لیکن واقعی وہ گھر میں اکیلے ہیں۔ اسی طرح، سوشل ویڈیو گیمز کے تجربات بھی کھلاڑی کو حقیقی انسانی مصروفیت کے بغیر الگ تھلگ چھوڑ دیتے ہیں، یہ پہچان اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ تنہائی ذہنی صحت کے مسائل کے ساتھ ساتھ نشے میں بھی اضافہ کر سکتی ہے، میٹاورس میں سماجی تجربات اس میں شامل ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے زیادہ حقیقی محسوس ہو سکتے ہیں، لیکن اسی طرح موجودہ ڈیجیٹل تجربات کی طرح میٹاورس کے اندر فرد اب بھی تنہا ہو گا ، حقیقی انسانی مشغولیت اور تعلق ہماری زندگی اور ہماری ذہنی تندرستی کا ایک اہم پہلو ہے جسے میٹاورس کے ساتھ یا اس کے بغیر برقرار رکھنے کی ضرورت ہے[15]۔

محدود جسمانی تعاملات

میٹاورس چونکہ ایک ورچوئل دنیا ہے تو لوگ اس میں کھو کر جسمانی تعاملات اور سرگرمیوں کو محدود کر سکتے ہیں جو اس حقیقی دنیا کے اندر ایک ضروری کام کے طور پہ ہیں جیسے گھریلو ذمہ داریاں، خاندان اور دوستوں کے ساتھ وقت گزارنا یا دیگر جسمانی سرکلز وغیرہ۔

سماجی تعاملات پر میٹاورس کا ایک ممکنہ اثر نئے سماجی اصولوں اور توقعات کی تخلیق ہے۔ جیسے جیسے لوگ ورچوئل اسپیسز میں بات چیت کرنے کے زیادہ عادی ہو جاتے ہیں، وہ نئے سماجی اصول اور توقعات تیار کرنا شروع کر سکتے ہیں کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ کیسے برتاؤ اور تعامل کرنا چاہیے، یہ آداب اور سماجی کنونشن کی نئی شکلوں کا باعث بن سکتا ہے جو جسمانی دنیا سے مختلف ہو سکتے ہیں، سماجی تعاملات اور تعلقات پر میٹاورس کے اثرات میں سے ایک ممکنہ تشویش یہ ہے کہ یہ جسمانی دنیا میں سماجی تعلقات اور تعاملات کو مزید توڑ سکتا ہے، لوگ مجازی دنیا میں اتنے غرق ہو سکتے ہیں کہ وہ اپنے حقیقی دنیا کے تعلقات اور سماجی روابط کو نظر انداز کر دیتے ہیں[16]۔

صحت کے خطرات

ورچوئل رئیلٹی ٹیکنالوجی کا طویل استعمال جسمانی اور دماغی صحت کے لیے خطرے کا باعث بن سکتا ہے ،لت کے حوالے سے نشہ آور چیزیں اور نشہ آور رویے دماغ کے اس علاقے کو متحرک کرتے ہیں جو لذت کے لیے ذمہ دار ہے ، نیوروٹرانسمیٹرز ڈوپامائن کو متحرک کرتے ہیں اور دماغ ان مادوں یا طرز عمل کو خوشی کے جذبات سے جوڑنا شروع کر دیتا ہے ، کسی بھی چیز کا تکرار کے ساتھ موجود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دماغ اور فرد آخر کار اس تجربے پر بھروسہ کرنے لگے ہیں کہ وہ اچھا محسوس کریں ، دوسرے لفظوں میں ، فرد نے نفسیاتی اور جسمانی طور پر اس پر انحصار کرنا شروع کر دیا ہے اور اس کا عادی ہو گیا ہے ، مثلا

ویڈیو گیمز میں جب آپ ہر بار گیم کے فاتحانہ رخ کی طرف بڑھتے ہیں تو ڈوپامائن ریلز ہونا شروع ہو جاتے ہیں ، اسی طرح جب بھی آپ کو فالو ، لائک ، تبصرہ یا دیگر سوشل میڈیا فالونگ ملتی ہے تو ڈوپامائن کا اخراج ہوتا ہے ، کرپٹو کرنسی کی تجارت اور سرمایہ کاری میں ہر بار جب آپ کی سرمایہ کاری کی قدر میں اضافہ ہوتا ہے تو ڈوپامائن متحرک ہو جاتے ہیں ، ورچوئل تعاملات میں اس طرح کے مصنوعی احساسات وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ شدید اور متحرک ہوں گے ، اور ہم اس وقت اپنے فونز ، ٹیبلیٹس اور کمپیوٹرز کے ذریعے اس تجربے سے گزر بھی رہے ہیں ، میٹاورس کی دنیا میں ورچوئل پورنوگرافی کی لت ، ورچوئل ویڈیو گیم کی لت ، ورچوئل سوشل میڈیا کی لت ، ورچوئل جوئے کی لت وغیرہ ہماری ذہنی ٹینشنوں کو مزید بڑھا سکتی ہے۔

سماجی اصولوں پر اثر

اگرچہ میٹاورس میں لوگوں کو اکٹھا کرنے اور مثبت سماجی تعاملات کو فروغ دینے کی صلاحیت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں سماجی اصولوں اور اقدار کو چیلنج کرنے کی صلاحیت بھی ہے ، جسمانی دنیا میں ، سماجی اصول اور اقدار اکثر جغرافیائی محل وقوع ، ثقافت اور تاریخ پر مبنی ہوتے ہیں ، تاہم میٹاورس میں ، یہ اصول اور اقدار اتنے واضح نہیں ہیں ، ڈیجیٹل صارف اپنے سماجی اصول اور اقدار تخلیق کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں ، جو کہ جسمانی دنیا میں ان سے بہت مختلف ہو سکتے ہیں۔ یہ سماجی تناؤ اور تصادم کا باعث بن سکتا ہے ، کیونکہ مختلف عقائد اور اقدار کے حامل افراد ورچوئل دنیا میں آپس میں تعاملات برتتے ہیں[17]۔

فراڈ پر مبنی رومانوی احساسات

رومانوی اسکینڈل ایک فریب دینے والا حربہ ہے جسے دھوکے بازوں کے ذریعے آن لائن صحبت یا رومانوی تعلقات تلاش کرنے والے افراد کا استحصال کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ، یہ اسکیمرز ڈیٹنگ ویب سائٹس ، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز ، اور دیگر آن لائن فورمز پر پرکشش تصاویر (اکثر چوری شدہ) کا استعمال کرتے ہوئے جعلی پروفائلز بناتے ہیں اور اپنے اہداف کو راغب کرنے کے لیے بنائی گئی زبردست زندگی کی کہانیاں تیار کرتے ہیں ، ان مجرموں کا آخری ہدف صحبت نہیں بلکہ مالی فائدہ ہے ، وہ رشتوں اور جذباتی روابط کو فروغ دینے میں کافی وقت صرف کرتے ہیں ، آخر کار اپنے متاثرین کو پیسے بھیجنے ، ذاتی یا مالی معلومات افشا کرنے ، یا دھوکہ دہی والی اسکیموں میں سرمایہ کاری کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ، یہ دھوکا بازنہ صرف یہ کہ مالی نقصانات کا باعث بنتے ہیں بلکہ متاثرین کے لیے اہم جذباتی تکلیف کا باعث بھی بنتے ہیں۔

یہ عمل عام طور پر دھوکہ باز کے جعلی لیکن انتہائی دلکش پروفائل بنانے کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ ان فراڈ پروفائلز کو تیزی سے شناخت کرنے اور ان کی نشاندہی کرنے کے لیے جدید ترین حربے استعمال کرتا ہے۔

تاہم، اگر کسی پلیٹ فارم میں مؤثر تشخیصی ٹول موجود نہیں ہے تو ایک سکیمر کے پروفائل کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے، سکیمرز اعتماد پیدا کرنے اور اپنے ہدف کے ساتھ جذباتی تعلق قائم کرنے کے لیے گرمجوشی دکھاتے ہیں۔ اور اپنے رابطے میں آنے والے شخص سے متعدد طریقوں کے ذریعے جعل سازی کے مرتکب ہوتے ہیں، مثلاً ایک اسکیمر ایک من گھڑت بحران متعارف کرا سکتا ہے، جیسے کہ صحت کا کوئی شدید مسئلہ یا کاروباری ایمرجنسی، اس منظرنامے کو استعمال کرتے ہوئے مالی مدد کے لیے وہ اپنی درخواستوں کا جواز پیش کر سکتا ہے، ایک بڑھتا ہوا رجحان اور بھی ہے جہاں دھوکہ دہی کرنے والے متاثرین کو دھوکہ دہی کی سرمایہ کاری کی اسکیموں میں، خاص طور پر کرپٹو کرنسیوں میں، خاطر خواہ منافع کا وعدہ اور امید دلائی جاتی ہے جو کبھی پوری نہیں ہوتیں۔

میٹاورس میں محبت اور رومانس کا اختیار کرنا بھی ایک اچھوتا پہلو ہے جو کہ ورچوئل دنیا اور آن لائن کمیونٹیز کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ عام ہوتا جا رہا ہے، لیکن حقیقی دنیا کے تعلقات کے لیے اس کا کیا مطلب ہے؟ چونکہ لوگ میٹاورس میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارتے ہیں، یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ ان میں سے کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ رومانوی تعلقات قائم کریں گے جن سے وہ وہاں ملتے ہیں، یہ رشتے اتنے ہی حقیقی اور معنی خیز ہو سکتے ہیں جتنے تعلقات ہم جسمانی دنیا میں بناتے ہیں، لوگ اپنے خیالات، احساسات اور تجربات کو ایک دوسرے کے ساتھ بانٹ سکتے ہیں، اور وہ گہرے جذباتی بندھن بنا سکتے ہیں، تاہم کچھ منفرد چیلنجز بھی ہیں جو میٹاورس میں محبت میں پڑنے کے ساتھ آتے ہیں۔

ایک تو یہ جاننا مشکل ہو سکتا ہے کہ جس شخص سے آپ آن لائن بات کر رہے ہیں وہ واقعی وہی ہے جو وہ کہہ رہا ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ فرضی نام یا اوتار استعمال کر رہا ہو، اور ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی حقیقی زندگی کی شناخت کے بارے میں پوری طرح سچا نہ ہو۔

ایک اور چیلنج یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فاصلہ تعلقات کو برقرار رکھنا مشکل بنا سکتا ہے، یہاں تک کہ اگر آپ کسی ایسے شخص سے کسی تعلق میں جڑتے ہیں جو آپ جیسے ہی شہر میں رہتا ہے، تو آپ جتنی بار چاہیں ذاتی طور پر نہیں مل پائیں گے، یہ خاص طور پر مشکل ہو سکتا ہے۔

رومانوی سکیمرز کا شمار آن لائن دھوکہ دہی کی سب سے عام اور جذباتی طور پر تباہ کن شکلوں میں ہوتا ہے، اور یہ نہ صرف تعداد میں بلکہ جدت میں بھی بڑھ رہے ہیں، مصنوعی ذہانت جیسی ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ ان دھوکہ بازوں نے قابل اعتماد پروفائلز اور بیانیے بنانے کی اپنی صلاحیت کو بڑھایا ہے جن کا حقیقت سے فرق کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے ایک ایسے رشتے کے اندر اپنے آپ کو مصروف کرنا جو شرعی و اخلاقی لحاظ سے ناقابل قبول سمجھا جاتا ہو، غلط ہے، اسلام ہمیں ایسے حلال تعلق سے روشناس کراتا ہے جسے نکاح سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جہاں مرد و عورت محض جسمانی حظ تک ایک دوسرے کے ساتھ نہیں بندھے ہوتے بلکہ وہ ایک دوسرے کی شخصیت کی تعمیر کرتے ہیں ایک دوسرے کی ذمہ داریاں اٹھاتے ہیں اور ایک ایسا خاندان تشکیل لیتے ہیں جو معاشرے کے لحاظ سے قابل نفع ہوتا ہے، اسلام نکاح سے قبل ہر طرح کے تعلق سے نہ صرف یہ کہ روکتا ہے بلکہ ایسی تمام صورتیں جس میں ایک دوسرے کے ساتھ مستقبل میں فراڈ کا اندیشہ ہوتا ہے اس کو بھی قبیح جرائم میں شمار کرتا ہے[18]۔

خلاصۂ بحث

میٹاورس ایک مجازی کائنات ہے اور مادی دنیا سے الگ تھلگ ایک جہان ہے ، جہاں انسان باہمی تعاملات بشمول سماج ، معاشرت ، معاش اور تفریحات میں ایک گہرے تجربے کا ادراک کرتے ہیں، وہ تمام تر خواہشات جو مادی دنیا میں پیدا ہو سکتی ہیں اور انہیں پورا جا سکتا ہے، انہیں اس مجازی دنیا میں پورا کیا جانا ممکن ہو رہا ہے ، اگر چہ یہ ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہے لیکن آنے والے زمانے میں یہ احساسات مزید مضبوط، گہرے اور حقیقت کے قریب ہوں گے ، میٹاروس ایک جدید لائف سٹائل کے طور پر دنیا بھر میں اپنی موجودگی کو ثابت کر رہا ہے ،میٹاورس معاشرتی اعتبار سے چونکہ انسانوں کے ورچوئلی اکٹھا ہونے کی ایک وسیع جگہ ہے ، اس لیے یہاں ڈھیروں معاشرتی مسائل اور خدشات جنم لے رہے ہیں، ان میں سب سے بڑا مسئلہ پرائیویسی یا رازداری سے متعلق ہے ، اسلام پرائیویسی کو ایک بنیادی انسانی حق کے طور پہ تصور کرتا ہے جبکہ میٹاورس میں یہی حق مجروح ہونے کے خدشات موجود ہیں، میٹاورس کی دنیا ایک منظم اور قابل عمل ڈیٹا پالیسی سے خالی ہے ، رازداری کے ضوابط کے فقدان کے ساتھ ساتھ یہاں صارفین کے ڈیٹا کے ملکیتی حقوق غیر مبہم اور غیر واضح ہیں اور بالخصوص نابالغوں کے استحصال کا خطرہ موجود ہے ، میٹاورس چونکہ کسی مرکزی اتھارٹی کے کنٹرول میں نہیں ہے ، اس لیے حکومتیں بھی اسے ریگولیٹ کرنے کے حوالے سے بے بس نظر آتی ہیں، ریگولیٹری پالیسی کے ضمن میں بیسیوں سوالات حل طلب ہیں، سماجی اور معاشرتی پس منظر میں میٹاورس نے انسانوں کی شخصیت پر براہ راست اثرات مرتب کیے ہیں، مثلاً حد سے زیادہ خود انحصاری، خود ساختہ برتری کا احساس، ڈیجیٹل ایڈکشن وغیرہ ، اس طرح یہاں محدود جسمانی تعلقات کی وجہ سے حقیقی دنیا کی ذمہ داریوں سے انحراف، ذہنی صحت کے مسائل، حقیقی اور مجازی دنیا میں بیک وقت موجودگی کے سبب شناختی الجھنیں اور فیک رومانوی رشتوں جیسے سماجی مسائل ابھر سکتے ہیں۔

نتائج تحقیق

میٹاورس ایک مجازی دنیا ہے لیکن یہ حقیقی دنیا کے بہت زیادہ قریب ہے ، حقیقت اور مجاز کا یہ فرق اگرچہ ابھی بہت سارا ہے لیکن آنے والے دنوں میں یہ فرق ختم ہو جائے گا ، یہاں حقیقی دنیا کی مانند ہی ایک مجازی سماج اور سوسائٹی موجود ہے اور اس میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے ، یہ مجازی سوسائٹی ایک حقیقی سوسائٹی کی مانند آپس میں مربوط ہے اور لوگ یہاں تفریح ، باہمی تعلقات ، تجارت اور سیاحت کے لیے موجود ہیں، وہ یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، سیکھ رہے ہیں اور اپنے سماجی دائرہ کار کو دن بدن وسعت دے رہے ہیں۔ میٹاورس میں انسان ایک دوسرے سے جڑتے ہیں تو ان کے رویے ، اخلاق و اوصاف اور عادات ایک نئی اخلاقیات یا ایک نیا سوشل کنٹریکٹ ترتیب دے رہے ہیں، اس کنٹریکٹ پر اگر چہ حقیقی دنیا کا اثر موجود ہے لیکن آنے والے وقت میں اس کی شکل وصورت بالکل جدا ہو سکتی ہے۔ میٹاورس کی دنیا کی اخلاقی اور سماجی قدریں ابھی تشکیل پا رہی ہیں، یہ ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہیں، اب تک کے مشاہدے کے مطابق یہاں حقیقی دنیا جیسے سماجی مسائل پیش آ رہے ہیں، لیکن ضوابط کے فقدان کی وجہ سے لوگ بے مہار ہیں اور وہ ذاتی اخلاقیات کو زیادہ ترجیح نہیں دے رہے۔

میٹاورس چونکہ ایک مجازی دنیا ہے اس لیے یہاں لوگ معاشرتی اعتبار سے ایک انتہا پر موجود ہیں، حقیقی دنیا کے رشتوں سے منہ موڑ لینا، ذمہ داریوں سے انحراف، ڈیجیٹل آلات کی لت، حد سے زیادہ مجازی دنیا پہ انحصار کرنا اس میں شامل ہے ، ایک سے زیادہ شناختوں کو اختیار کر کے وہ اپنی شخصیت کو بکھیر رہے ہیں۔

مصادر و مراجع:

[1] ذیشان الحسن عثمانی، ثناء رشید، میٹاورس ایک تعارف، گفتگو پبلیکیشن، اسلام آباد 2022، ص10

Zeeshan-ul-Hasan Usmani, Sanā Rasheed, Metaverse: A Taʿāruf, Guftagu Publication, .Islamabad, 2022, 10

[2] میٹاورس ایک تعارف، ص13

Metaverse: A Taʿāruf, 13.

[3] Metaverse road map, johansmart, metaverse road map.org

[4] Gong, Jianhua, et al. "Primary Exploration of Geographic Metaverse from the Perspective of Virtual Geographic Environment." National Remote Sensing Bulletin 28, no. 5 (2024): 1145–60.

[5] Jha, Shruti. "The Metaverse and Virtual Crimes: Regulating a Lawless Digital Frontier." The Metaverse and Virtual Crimes: Regulating a Lawless Digital Frontier, Manav Rachna University (Faridabad), February 28, 2025.

[6] Abu al-Ala Mawdoodi, Al-Tawhid, , The Islamic Foundation, London, Rajab Ramadan, 1407, April-June, 1987, p. 72,73.).4/3

[7] Data Protection in the Metaverse: Concerns and Implications Hedaia-T-Allah Nabil Abd Al Ghaffar,Global Journal of HUMAN-SOCIAL SCIENCE: HInterdisciplinaryVolume 23 Issue 1Year

[8] Considerations for regulating the metaverse: New models for content, commerce, and data,Jana Arbanas,14 SEPTEMBER 2023,https://www2.deloitte.com

[9] Future of mental health in the metaverse , Sadia Suhail Usmani, General Psychiatry , 2022,35:e100825

[10] Metaverse through the prism of power and addiction: what will happen when the virtual world becomes more attractive than reality?,Ljubisa Bojic,European Journal of Futures Research,10, 22 , 2022

[11] Qur'an 7/31

[12] Lee A. With the Metaverse hype cycle at full blast, experts take the long view. Available: https://digiday.com/marketing/with-the-metaverse-hype-cycle-at-full-blast-experts-take-the-long-view/ [Accessed 08 Feb 2022].

[13] Digital Addiction: a conceptual overview,Pawan Kumar Singh,Library Philosophy and Practice (e-journal) ,2019,University of Nebraska - Lincoln

[14] In the Metaverse We (Mis)trust?" Third-Level Digital (In)equality, Social Phobia, Neo-Luddism, and Blockchain/Cryptocurrency Transparency in the Artificial Intelligence-Powered Metaverse,Seunga Venus Jin,Cyberpsychol Behav Soc Netw,January 2024; 27(1)

[15] Society 5.0 is a new social contract,Miguel Goede,Conference Paper • February 2022

[16] Artun CESMELI,The Metaverse: A Brave New "World",Journal of AI,1January-December 2023,,Volume: 7, Issue No: 1

[17] Cheong, B. C. (2022). Avatars in the Metaverse: Potential Legal Issues and Remedies, School of Law,Singapore University of Social Sciences, (https://doi.org/10.1365/s43439-022-00056-9).

[18] Simon Mackenzie,Criminology towards the metaverse: Cryptocurrency scams, grey economy and

the technosocial,British Journal of Criminology, 62(6),13/10/2022,page 10-11